

زری پالیسی کمیٹی کے 02 مارچ 2023ء کو کراچی میں صبح 10 بجے منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
محترمہ سیما کمال	ڈپٹی گورنر (آئی، آئی، آئی ایف)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاد خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی 23ء کے امکانات

1- اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 23 جنوری 2023ء کے کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے اہم کئی معاشی اظہاریوں میں حالیہ پیش رفت سے آگاہ کیا۔ مزید برآں، کمیٹی کی معلومات کے لیے ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ اور تجزیہ بھی پیش کیا گیا۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ بلند تعدد کے حامل اقتصادی اظہاریوں کے حالیہ اعداد و شمار رواں مالی سال کے پہلے سات مہینوں کے دوران معاشی سرگرمیوں میں واضح اور وسیع البینا دست روی کی عکاسی کرتے رہے۔ خاص طور پر جنوری 2023ء میں گاڑیوں کی فروخت میں 44.1 فیصد اور پٹرولیم، آئل اینڈ لبریکنٹس (پٹرولیم مصنوعات) کی فروخت میں 24.0 فیصد کمی آئی۔ تاہم سیمنٹ کی ملکی فروخت میں سال بسال بنیاد پر 5.3 فیصد کی معمولی بحالی دکھائی دی۔ مزید برآں، کمیٹی کو بتایا گیا کہ چند برآمدی شعبوں کے مثبت حصے کے باوجود جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں مجموعی طور پر 3.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ گزشتہ چھ مہینوں کے دوران روزگار سے متعلق جذبات میں تیزی سے ابتری آئی۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ معاشی سست روی کی وجہ سے گاڑیاں اور ٹیکسٹائل سب سے زیادہ متاثر ہونے والے شعبے ہیں۔

3- زرعی شعبے کی پیش رفت سے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ یکم فروری 2023ء تک کپاس کی پیداوار 4.8 ملین گانٹھیں درج کی گئی تھی؛ گزشتہ برس کی اسی مدت (اپریل تا ایل وائی) کے مقابلے میں 35.8 فیصد کم۔ اس کمی کی وجہ بڑی حد تک سیلاب کے اثرات تھے۔ اجلاس میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ زرعی شعبے کی ماند کار کردگی سے صنعت کے ساتھ ساتھ خدمات کے شعبے کی پیداوار پر بھی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ رسدی زنجیر میں تعطل اور طلب میں کمی دونوں کے سبب کچھ کمپنیوں کی جانب سے حالیہ بندشوں اور آپریشنز میں تخفیف سے اس کا اظہار ہوا۔

4- منظر نامے کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ حالیہ رجحانات بشمول توقع سے کم زرعی پیداوار، ایل ایس ایم کی پیداوار میں تیزی سے کمی، خدمات کے شعبے میں ماندگی اور حالیہ مالیاتی ردوبدل کی بنیاد پر مالی سال 23ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی نمو کے ضمن میں اسٹیٹ بینک کے گذشتہ منظر نامے کے منفی خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

5- عالمی منڈیوں میں بدلتے ہوئے رجحانات اور دیگر عالمی پیش رفتوں سے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس (23 جنوری 2023ء) کے مقابلے میں اب عالمی کساد بازاری کا خدشہ نسبتاً کم ہے کیونکہ ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں دونوں میں معاشی امکانات قدرے بہتر ہوئے ہیں۔ اگرچہ بین الاقوامی اجناس کی قیمتیں اپنی موجودہ سطح کے آس پاس ہیں تاہم زیادہ تر ممالک میں کئی سالہ بلند ترین مہنگائی عروج پر پہنچ چکی ہے۔ یو ایس- فیڈ کی جانب سے پالیسی ریٹ میں حالیہ اضافے نے ڈالر میں کمزوری کے رجحان کو پلٹ دیا ہے، لہذا، ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سرمایہ کاری کے بہاؤ میں کمی درج کی گئی ہے۔

6- پاکستان کے توازن ادائیگی (بی او پی) سے متعلق تازہ ترین پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ جولائی تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) 11.6 ارب ڈالر (گذشتہ برس کی اسی مدت) کے مقابلے میں نمایاں کمی سے 3.8 ارب ڈالر رہ گیا۔ زری سختی اور دیگر اقدامات کے سبب درآمدات میں تیزی سے ہونے والی تخفیف کو اس کی بنیادی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ بالخصوص۔ درآمدات (پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق) جولائی تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران 22.5 فیصد کمی سے 36.1 ارب ڈالر ہو گئیں جو (گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران) 46.6 ارب ڈالر تھیں۔ اسی دوران، جولائی تا جنوری مالی سال 23ء میں برآمدات بھی 7.0 فیصد کمی سے 16.5 ارب ڈالر رہ گئیں جو 17.7 ارب ڈالر (گذشتہ برس کی اسی مدت میں) تھیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ بلند قدر اضافی والی (ایچ وی اے) ٹیکسٹائل برآمدات کے حجم میں کمی کے علاوہ بین الاقوامی قیمتوں کے کم ہونے کے نتیجے میں برآمدی قدریں گھٹ گئیں۔

7- جاری کھاتے کے توازن کے مختلف اجزاء کا منظر نامہ پیش کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ کمزور ملکی معاشی امکانات، حالیہ مالیاتی اقدامات اور شرح مبادلہ میں کمی کی وجہ سے آئندہ مہینوں میں درآمدات میں مزید تخفیف کا امکان ہے۔ توقع ہے کہ عالمی معاشی اتار چڑھاؤ کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی رہے گی اور کرب پریمیم میں اضافہ بھی منفی خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ تاہم ترسیلات زر کے حوالے سے مستقبل قریب کا منظر نامہ مثبت نظر آتا ہے جس کی وجوہات عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کا مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں واقع ہونا اور بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہے۔

8- مالیاتی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی خسارہ جی ڈی پی کا 2.0 فیصد رہا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مساوی تھا جبکہ پرائمری سرپلس جی ڈی پی کے 0.1 فیصد (گذشتہ برس کی اسی مدت) کے مقابلے میں 1.1 فیصد ہو گیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں کمی کی وجہ سے مالی کھاتوں میں بہتری آئی جو جی ڈی پی کا 7.6 فیصد تھے جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 8.0 فیصد تھے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 31.8 فیصد اضافے سے کم تھا۔ مزید برآں پٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) میں اضافے کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں 26.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 14.6 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

9- یہ غور کیا گیا کہ سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے اور محاصل کی نمو میں کمی کی وجہ سے جاری اخراجات میں ہونے والے اضافے نے ترقیاتی اخراجات کی گنجائش کو کم کر دیا۔ نتیجتاً مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں اضافہ 24.8 فیصد (گذشتہ برس کی اسی مدت) سے کم ہو کر 11.4 فیصد رہ گیا۔ منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ غور کیا گیا کہ ٹیکس کے نئے اقدامات اور زراعت میں کٹوتی سے مالی خسارے پر قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے۔

10- زری مجموعوں سے متعلق پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ زری وسیع (ایم 2) کی نمو میں تیزی سے کمی درج کی گئی، جس کی بنیادی وجہ بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں (این ایف اے) میں کمی تھی۔ اس کے برعکس حکومت کی میزانیہ قرض گیری بڑھنے کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص ملکی

اثاثوں (این ڈی اے) میں توسیع جاری رہی۔ دوسری جانب جاری سرمائے اور صارفی قرضوں کی طلب میں کمی کے باعث نجی شعبے کے قرضوں (پی ایس سی) کی نمو میں کمی آئی ہے، جس کی وجہ قرضوں کی زیادہ لاگت، آمدنی کی ابتر ہوتی سطح اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے محتاطیہ ضوابط کی سختی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

11- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ فروری 2023ء میں مہنگائی کی شرح بڑھ کر 31.5 فیصد (سال بسال) ہو گئی جو جنوری 2023ء میں 27.6 فیصد (سال بسال) اور دسمبر 2022ء میں 24.5 فیصد (سال بسال) تھی۔ نتیجتاً جولائی تا فروری مالی سال 23ء کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت (سی پی آئی) مہنگائی اوسطاً 26.2 فیصد رہی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ شرح 10.5 فیصد تھی۔ آگاہ کیا گیا کہ مہنگائی میں اضافہ وسیع البنیاد تھا جس میں تمام بڑے گروپوں یعنی قوزی، خوراک اور توانائی کا حصہ شامل تھا۔ غذائی مہنگائی میں اضافے نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ فروری 2023ء میں ضروری اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا۔ قوزی مہنگائی کی رفتار بھی بڑھ گئی جس کی وجہ توانائی کی سرکاری قیمتوں کے دورانی کے اثرات اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ تھا، جیسا کہ صارفین اور کاروباری جذبات کے تازہ ترین سروے میں ظاہر ہوتا ہے۔ پیٹرولیم کی قیمتوں میں ردوبدل اور فروری 2023ء میں اعلان کردہ گیس کی قیمت میں اضافے کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ کی فرسودگی کے جزوی اثرات کی وجہ سے توانائی گروپ کی مہنگائی، جو قبل ازیں کم تھی، نے بھی عمومی مہنگائی میں حصہ ڈالنا شروع کر دیا۔

12- مہنگائی کے منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ غور کیا گیا کہ مالیاتی تسویے، توانائی کی قیمتوں میں اضافے، اور شرح مبادلہ میں فرسودگی نے مستقبل قریب میں مہنگائی کے منظر نامے میں نمایاں بگاڑ پیدا کیا ہے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ آئندہ چند ماہ کے دوران مہنگائی میں مزید اضافے کا امکان ہے کیونکہ مذکورہ ردوبدل کے مکمل اثرات سامنے آئیں گے۔ اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ مالی سال 23ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کا تخمینہ بڑھا کر 29 تا 27 فیصد کر دیا گیا ہے جو گزشتہ زری پالیسی کمیٹی کی زیر جائزہ مدت کے دوران 21 تا 23 فیصد تھا۔ تاہم، یہ بیس لائن تخمینہ معکوس خطرات سے مشروط ہے جیسے (1) توقع سے کم گندم کی فصل؛ اور (ii) چینی معیشت کے کھلنے سے متوقع طور پر بڑھتی ہوئی طلب کے بعد عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

13- زری پالیسی کے نفاذ کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے شینہ ریپو ریٹ اوسطاً 16.88 فیصد رہا جبکہ ہدف 17 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے سیالیت کے اذخال میں اضافہ ہوا اور زری پالیسی کی زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کی سیالیت کی اعانت کی اوسط یومیہ بقایا سطح 6.47 ٹریلین روپے رہی جو گزشتہ جائزہ مدت میں 5.66 ٹریلین روپے تھی۔ مزید برآں، ابتدائی اور ثانوی بازار کے نرخ گزشتہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں ہونے والے اضافے سے زیادہ بڑھ گئے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ابتدائی نیلامیوں میں بازار کی شرکت پیشتر سے مانی ٹی بلز اور رواں شرح پی آئی بیز تک محدود رہی تھی۔

14- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ پاکستان یوروبانڈ کی یافتیں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) تفاوت معمول کی سطح سے کہیں زیادہ ہیں۔

15- مزید برآں، یہ بھی بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس سے اب تک ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ملک کے بیرونی کھاتوں پر دباؤ تھا، جبکہ مالی سال 23ء کے آغاز کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران بلند تغیر پذیری دکھائی دی جس کی وجہ ملکی اور بین الاقوامی دونوں پیش رفتیں تھیں۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

16- عملے نے کمیٹی کو مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے لیے پالیسی ریٹ کی راہ سے مشروط مہنگائی کے بیس لائن تخمینوں کے اہم مفروضات سے آگاہ کیا۔ عملے نے وضاحت کی کہ مہنگائی کے تازہ ترین نتائج، شرح مبادلہ میں فرسودگی، توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور مختلف مالی اقدامات کے اثرات کو شامل کرتے ہوئے مہنگائی کے لیے وسط مدتی منظر نامے کو اپ ڈیٹ کیا گیا ہے۔ گزشتہ تخمینے کے مقابلے میں مالی سال 23ء کے دوران مہنگائی کی بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے، جس کی وجوہات یہ ہیں: (1) روپے کی مفروضہ کمزوری کے اثرات؛ (ii) مالی اقدامات کے دور ثانی کے اثرات؛ (iii) قوزی مہنگائی کا تسلسل؛ اور (iv) مہنگائی کی توقعات میں اضافے کے اثرات۔

17- کمیٹی نے اپنے ہدف کے مقابلے میں وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئیوں اور وسط مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کی حد میں لانے کے لیے ماڈل کی جانب سے تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی مؤقف کی موزونیت پر تبادلہ خیال کیا۔

18- بیس لائن تخمینوں کے خطرات پر بحث کرتے ہوئے عملے نے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں اور مالی سال 23ء اور مالی سال 24ء کے لیے روپے کی قدر کے متبادل مفروضے کی بنیاد پر مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی راہ پر مفروضہ جاتی تجزیے پیش کیے۔ عملے نے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کے بغیر مہنگائی کی راہ بھی پیش کی۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سروے کے نتائج

19- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کا اعتماد ان کی گزشتہ لہروں کے ساتھ ساتھ متعلقہ ایک سال کی اوسط سے بھی کم ہو گیا ہے۔ اشیا سازی کے شعبے کے لیے پرچیزنگ مینجرز انڈیکس (پی ایم آئی) میں بھی دسمبر 2022ء کی آخری لہر کے مقابلے میں فروری 2023ء میں کمی واقع ہوئی۔ آگاہ کیا گیا کہ اشیا سازی کے شعبے کے لیے متوقع روزگار کے اشاریے میں معمولی بہتری آئی ہے۔ مزید برآں، صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات کے روایتی اقدامات میں گزشتہ لہر کے مقابلے میں فروری 2023ء میں اضافہ ہوا۔ یہ نتائج مہنگائی کی توقعات میں مزید اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کمیٹی نے مہنگائی کے سروے کے گہرے پیمانوں کا بھی جائزہ لیا، جس میں اجرتوں کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ توقعات کا پھیلاؤ بھی شامل ہیں۔

20- بعد ازاں عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے ”دیگر فور کاسٹرز کے سروے“ کے نتائج اور ان کی وسط مدتی مہنگائی کی پیش گوئیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ کمیٹی نے کہا کہ پیش گوئی کرنے والوں اور ماہرین کی اکثریت کو زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع ہے۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

21- زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 7 اراکین کے اکثریتی ووٹ کے ساتھ پالیسی ریٹ میں 300 بی پی ایس اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 200 بی پی ایس اضافہ کرنے، جبکہ دوسرے نے پالیسی ریٹ میں 400 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 300 بی پی ایس اضافے کے ساتھ 20 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان، مارچ 2023ء کی منظوری دی جاتی ہے۔